بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

غزوہ تبوک کے موقعے پر حضرت ابو بکرؓ نے اپنا کُل مال جس کی مالیت چار ہزار درہم تھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11؍ فروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاریخ میں فتح مکّہ کے حوالے سے حضرت ابو بکرؓ کی ایک خواب کا ذکر ملتا ہے کہ مسلمان مکّے کے قریب ہوگئے اور ایک کتیا بھونکتے ہوئے آئی اور قریب پہنچتے ہی پشت کے بل لیٹ گئی اور اس سے دودھ بہنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس خواب کی تعبیر یہ فرمائی کہ اُن کا شر دُور ہوگیا اور نفع قریب ہو گیا۔ وہ تمہاری قرابت داری کا واسطہ دے کر تمہاری پناہ میں آئیں گے اور تم ان میں سے بعض سے ملنے والے ہو۔

فتح مکّہ سے پیشتر جب ابوسفیان مرالظہران مقام پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے حضرت عباسؓ یا حضرت ابو بکرؓ کے مشورے سے ابوسفیان کو رات روک لیا تاکہ وہ مسلمانوں کے لشکر کو دیکھ سکے۔ ابوسفیان کے سامنے رسول خدا ﷺ کا سبز پوش دستہ نمودار ہوا جس میں مہاجرین و انصار پرچم تھامے شامل تھے، ایک ہزار انصار لوہے کی زرہوں میں ملبوس تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہؓ کو عطا فرمایا تھا اور وہ لشکر کے آگے آگے تھے، حضرت سعد بن عبادہؓ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو اسے للکارا۔ اس پر ابوسفیان نے حضرت عباسؓ سے کہا۔ اے عباس آج میری حفاظت کا ذمہ تم پر ہے۔ اس کے بعد دیگر قبائل وہاں سے گزرے اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہوئے اور آپؐ اپنی اونٹنی قصوہ پر سوار تھے اور آپؐ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت اسید بن حضیرؓ کے درمیان ان دونوں سے باتیں کرتے ہوئے تشریف لا رہے تھے۔

حضرت عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جب آپؐ مکّے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ عورتیں گھوڑوں کے مونہوں پر دوپٹے مار مار کر انہیں پیچھے ہٹا رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ حسان بن ثابت نے کیا کہا ہے۔ جس پر حضرت ابو بکرؓ نے حسان بن ثابت کے وہ اشعار پڑھے جن میں رعب دار لشکر کے کداء کے راستے داخل ہونے کے بیان میں اسی قسم کی منظر کشی ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر وہیں سے داخل ہو جہاں سے حسان بن ثابت نے کہا ہے۔ کداء عرفات کا ہی دوسرا نام ہے۔

فتح مکہ کے موقعے پر آپؐ نے امن کا اعلان فرمایا تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ ابوسفیان شرف کو پسند کرتا ہے چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ امن میں رہے گا۔ جب حضور ﷺ کے حکم سے ہُبل بت کو گرایا گیا تو زبیر بن عوامؓ نے ابوسفیان کو یاد دلایا کہ احد کے دن تم نے اسی بت کے متعلق بہت غرور سے اعلان کیا تھا کہ اس نے تم پر انعام کیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ اب ان باتوں کو جانے دو۔ مَیں جان گیا ہوں کہ اگر محمد ﷺ کے خدا کے علاوہ بھی کوئی خدا ہوتا تو جو آج ہوا وہ نہ ہوتا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فتح مکّہ کے دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور حضرت ابو بکرؓ تلوار سونتے حفاظت کے لیے آپؐ کے سرہانے کھڑے تھے۔

غزوہ حنین جسے غزوہ ہوازن یا غزوہ اوطاس بھی کہتے ہیں آٹھ ہجری میں فتح مکّہ کے بعد ہوا۔ حنین مکّہ اور طائف کے درمیان مکّے سے تیس میل کے فاصلے پر ایک گھاٹی ہے۔ فتح مکّہ کی اطلاع ملنے پر مالک بن عوف نصری کی تحریک پر قبائلِ عرب کا ایک بڑا لشکر مسلمانوں سے مقابلے کے لیے تیار ہوا۔ حضور ﷺ بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ مقابلے کے لیے نکلے اور علی الصبح حنین جا پہنچے۔ مشرکین کا لشکر وہاں پہلے سے گھاٹیوں میں چھپا بیٹھا تھا۔ انہوں نے مسلمانوں پر اچانک اتنی شدت کا حملہ کیا کہ مسلمان سنبھل نہ پائے اور بکھر گئے۔ روایات میں مذکور ہے کہ آپؐ کے پاس محض گنتی کے چند صحابہ رہ گئے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ (جنگِ حنین میں) ایک وقت ایسا آیا کہ رسول کریم ﷺ کے گرد صرف بارہ صحابی رہ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے گھبرا کر آپؐ کی سواری کی لگام پکڑی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ آگے بڑھنے کا وقت نہیں۔ مگر آپؐ نے بڑے جوش سے فرمایا میری سواری کی باگ چھوڑ دو اور پھر ایڑھ لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ مَیں موعود نبی ہوں جس کی حفاظت کا دائمی وعدہ ہے۔ مَیں جھوٹا نہیں ہوں۔ اس لیے تم تین ہزار تیر انداز ہو یا تیس ہزار مجھے پرواہ نہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشاد پر حضرت عباسؓ نے مسلمانوں کو یہ صدا لگائی کہ اے سورہ بقرہ کے صحابیو! اے حدیبیہ کے دن درخت کے نیچے بیعت کرنے والو! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ نو مسلموں کی بزدلی کی وجہ سے ہماری سواریاں بھی دوڑ پڑی تھیں لیکن جیسے ہی یہ آواز میرے کانوں میں آئی مجھے یوں لگا کہ مَیں زندہ نہیں مردہ ہوں اور اسرافیل کا صُور فضا میں گونج رہا ہے۔ مَیں نے اپنی سواری کو موڑنا چاہا مگر وہ بدکا ہوا تھا۔ مَیں نے اور میرے کئی ساتھیوں نے اونٹوں سے چھلانگیں لگا دیں۔ کئی نے تو اونٹوں کی گردنیں کاٹ دیں اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔

حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ حنین کے بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جو شخص کسی مقتول کے متعلق یہ ثبوت پیش کر دے کہ اس نے اس کو قتل کیا ہے تو اس مقتول کا سامان اس کے قاتل کا ہو گا۔ میں نے اس مقتول کا واقعہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ذکر کیا۔ آپؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ اس مقتول کے ہتھیار جس کا یہ ذکر کرتے ہیں میرے پاس ہیں۔ آپؐ جو سامان میرے پاس ہے وہ میرے پاس ہی رہنے دیں اور انہیں کچھ اور دے دیں۔ حضرت ابو بکرؓ وہاں بیٹھے تھے حضرت ابو بکرؓ نے کہا ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ آپؐ قریش کے ایک بزدل کو تو سامان دلا دیں اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ دیں جو اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف سے لڑ رہا ہے۔ حضرت ابو قتادہؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کھڑے ہوئے اور آپؐ نے مجھے وہ سامان دلا دیا۔

غزوہ طائف شوال آٹھ ہجری میں پیش آیا۔ آپؐ نے اہلِ طائف کا محاصرہ کیا۔ مختلف روایات کے مطابق اس محاصرے کی طوالت دس راتوں سے چالیس راتوں تک بیان کی جاتی ہے۔ اس موقعے پر آپؐ نے ایک خواب دیکھی اور حضرت ابو بکرؓ نے اس کی وہی تعبیر بیان کی جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بھی خیال تھا۔

غزوہ تبوک رجب نَو ہجری میں ہوا۔ اس غزوے کے موقعے پر حضرت ابو بکرؓ نے اپنا کُل مال جس کی مالیت چار ہزار درہم تھی آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکرؓ سے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مَیں اپنا نصف مال لایا اور سوچا کہ اگر کبھی مَیں ابو بکر پر سبقت لے جا سکا تو وہ آج کا دن ہو گا۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ اپنا تمام مال لیے حاضر ہوئے تو مَیں نے کہا کہ اللہ کی قسم! مَیں ابو بکر سے کسی چیز میں کبھی بھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔

حضرت مسیح موعودؑ اس واقعے کا ذکر کر کے بیعت کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں ایک وہ ہیں جو بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدّم کریں گے مگر مدد اور امداد کے موقعے پر اپنی

جیبوں کو دبا کر پکڑے رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے۔ اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک مال جو تمہیں پیارا ہے اس کو خرچ نہیں کرو گے اس وقت تک تمہاری کوئی نیکی ، نیکی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ تبوک میں ایک رات مَیں نے رسول اللہ ﷺ ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ آپ تینوں حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ کو قبر میں دفن کر رہے تھے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے تمنّا کی کہ کاش یہ قبر والا مَیں ہوتا۔

حضور اکرم ﷺ نے نَو ہجری میں تبوک سے واپسی پر حج کے لیے روانگی کا ارادہ کیا۔ لیکن جب آپؐ کو بتایا گیا کہ حج کے موقعے پر مشرکین شرکیہ الفاظ ادا کرتے اور ننگے ہو کر طواف کرتے ہیں تو آپؐ نے اس سال حج کا ارادہ ترک کر دیا اور حضرت ابو بکرؓ کو امیر الحج مقرر فرمایا۔ حضرت ابو بکرؓ تین سَو صحابہ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے۔ حضور ﷺ نے قربانی کے بیس جانور روانہ فرمائے۔ حضرت ابو بکرؓ کی روانگی کے بعد آپؐ پر سورہ توبہ نازل ہوئی۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلوایا اور انہیں فرمایا کہ سورہ توبہ کے آغاز میں جو بیان ہوا ہے اسے لے جاؤ اور قربانی کے دن جب منیٰ میں لوگ جمع ہوں تو اس میں اعلان کر دو کہ جنت میں کوئی کافر داخل نہیں ہو گا۔ اس سال کے بعد کسی مشرک کو حج کی اجازت نہ ہو گی، نہ ہی کسی کو ننگے بدن بیت اللہ کے طواف کی اجازت ہو گی۔ جس کسی کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے کوئی معاہدہ کیا ہے اس کی مدّت پوری کی جائے گی۔

جب حضرت ابو بکرؓ سے حضرت علیؓ ملے تو حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا کہ آپ کو امیر مقرر کیا گیا ہے یا آپ میرے ماتحت ہوں گے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ حضرت ابو بکرؓ کی عاجزی کی انتہا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ مَیں آپؓ کے ماتحت ہوں گا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت ابو بکرؓ نے عرفہ کے مقام پر لوگوں سے خطاب کیا اور پھر حضرت علیؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچاؤ۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے سورہ براءت (سورہ توبہ) کی چالیس آیات سنائیں۔

حضرت ابو بکرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ اہلیہ شیخ خورشید احمد صاحب مرحوم اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا۔ حضورِ انور نے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ